REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ ۲۶ شوال ۱۳۸۰ھ

خطبہ نمبر ۱۴

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۲ شہادت ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۲ اپریل ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۱ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۸½ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایرانی بحریہ کے کمانڈر انچیف کراچی آئیں گے

کراچی ۱۱ اپریل۔ ایران کی شاہی بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل فریداللہ رسائی ۱۶ اپریل کو چھ روزہ دورے پر کراچی پہنچ رہے ہیں۔

جہاز ”دارا“ کے حادثہ میں ۲۱۲ افراد ہلاک ہوئے ہیں

جہاز خلیج فارس میں غرق ہو گیا۔ ابتدائی تحقیقات کیلئے دو برطانوی افسر آج بحرین پہونچ رہے ہیں

بحرین ۱۱ اپریل۔ برطانوی بحری جہاز ”دارا“ کل خلیج فارس میں غرق ہو گیا۔ اسے ہفتہ کے روز کھلے سمندر میں آگ لگ گئی تھی۔ ”دارا“ کو برطانوی بحریہ کے جہاز دھکیل کر کنارے کی طرف لا رہے تھے۔ تاکہ اس کی آگ بجھا کر ضروری مرمت کے بعد اسے بحرین پہونچایا جائے۔ دریں اثناء معلوم ہوا ہے۔ کہ جہاز میں کل سات سو باون افراد سوار تھے۔ ان میں سے ایک سو نوے کی سوز لاپتہ ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ افراد جہاز میں جل گئے ہیں یا سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ ادھر ایک خبر رساں ایجنسی نے بحرین کے ایک سرکاری اعلان کے حوالہ سے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اس حادثہ میں ۲۱۲ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ بدنصیب ”دارا“ ۱۲ اپریل کو کراچی پہنچنے والا تھا اس جہاز کے حادثہ میں زندہ بچ رہنے والے افراد کو خلیج فارس کی مختلف بندرگاہوں پر اتار دیا گیا ہے۔ زیادہ زخمی اور بیمار افراد کو بحرین کے ہسپتال میں بھیجا گیا ہے۔ برطانوی جہاز راں کمپنی نے اپنے جہاز ”امرندا“ کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنا سفر ملتوی کر کے زندہ بچ جانے والوں کو خلیج فارس کی بندرگاہوں سے کراچی پہنچا دے۔ برطانوی وزارت مواصلات کے دو افسر آج بذریعہ ہوائی جہاز بحرین روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ جہاز میں آگ لگنے کے حادثہ کی ابتدائی تحقیقات کریں گے ان کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

مجلس مشاورت کی تجاویز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے منظور فرمالی ہیں

احباب جماعت نگران بورڈ کے تعلق میں مجھے اپنی اصلاحی تجاویز سے مطلع فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عموماً اور نمائندگان مجلس مشاورت منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء کی اطلاع کے لئے خصوصاً اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت میں فیصلہ شدہ جملہ تجاویز منظور فرمالی ہیں۔ اور ان پر عمل کئے جانے کا ارشاد صدر انجمن احمدیہ اور مجلس تحریک جدید کے نام جاری فرما دیا ہے۔ چنانچہ سیکرٹری صاحب مجلس مشاورت (پرائیویٹ سیکرٹری) نے حضور کی منظوری کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ اور مجلس تحریک جدید کو بھجوا دی ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان جملہ تجاویز کو جماعت احمدیہ کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ اور جماعت کو ان تجاویز پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس تعلق میں یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ جو نگران بورڈ مجلس شوریٰ میں صدر انجمن احمدیہ اور مجلس تحریک جدید اور مجلس وقف جدید کے کام کی نگرانی کے لئے اور ان میں رابطہ قائم رکھنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے جو تین ممبر جماعتوں کی طرف سے لئے جانے تھے وہ خاکسار نے بمشورہ امراء جماعت مندرجہ ذیل مقرر کئے ہیں:۔

(۱) مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ، علاقائی امیر سرگودھا
(۲) شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ ٹمپل روڈ لاہور
(۳) چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت شیخوپورہ

سوا ان ہرسہ نمائندگان جماعت کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کام کے تعلق میں ضروری تیاری شروع کر دیں اور اپنے مشورہ سے مجھے مطلع فرمائیں۔ اسی طرح صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ اور صدر صاحب مجلس تحریک جدید اور صدر صاحب مجلس وقف جدید بھی اس کے متعلق ضروری تیاری کر کے مجھے اپنا مشورہ بھجوا دیں۔

نیز جماعت کی اطلاع کے لئے بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ اور مجلس تحریک جدید اور مجلس وقف جدید کے کام کے متعلق اگر کسی صاحب کے ذہن میں کوئی اصلاحی تجویز ہو یا کوئی نقص نظر آتا ہو۔ تو اس کے متعلق بھی خاکسار کو تحریری اطلاع دی جائے۔

فقط والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد۔ صدر نگران بورڈ ربوہ
۶۱/۴/۵

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۱ء کو محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے صاحبزادے عزیز حامد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح اردو ادب کے مشہور شاعر چوہدری خوشی محمد صاحب ناظر مرحوم کی صاحبزادی عزیزہ شمیم بیگم صاحبہ کے ہمراہ دو سال قبل ہوا تھا۔ برات ۹ اپریل کو لائلپور روانہ ہوئی تھی اور اسی روز ربوہ واپس پہونچی۔

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۱ء کی شام کو نواب زادہ محمد احمد خان صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بزرگان سلسلہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے دعا کرائی۔

عزیز حامد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نواسے ہیں۔ ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

ذہنی اور قومی ترقی کے لئے غور و فکر کی عادت نہایت ضروری ہے

یہ قومی تنزّل کی علامت ہوتی ہے کہ لوگ کم سوچیں اور باتیں زیادہ کریں

نہ صرف اپنے اندر بلکہ اپنے ہمسایوں دوستوں اور عزیزوں میں بھی غور و فکر کی عادت پیدا کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ ؍ جون سنہ ۵۳ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہمارے ملک میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ

لوگ سوچتے کم ہیں

اور باتیں زیادہ کرتے ہیں۔ حالانکہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے افراد زیادہ نہ سوچیں اور باتیں کم نہ کریں۔ ہم مسلمان اپنے آپ کو مسلمان تو کہتے ہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے یہ بھی اس بات کی علامت ہے کہ ہم سوچتے کم ہیں اور باتیں زیادہ کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ لوگوں کو مسجد میں باتیں کرتے دیکھا تو فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح باتیں نہیں کیا کرتے تھے یعنی آپ معاملات پر زیادہ غور فرمایا کرتے تھے۔ اور باتیں کم کیا کرتے تھے جس طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ تیزی سے باتیں کرتے چلے جاتے ہیں۔ آپ کا طریق ایسا نہیں تھا۔ لیکن آج کل یہ رواج پڑ گیا ہے کہ لوگ باتیں زیادہ کرتے ہیں اور سوچتے کم ہیں۔ حالانکہ

ذہنی اور قومی ترقی

وابستہ ہے سوچنے کے ساتھ۔ ہمیں بعض دفعہ یوروپین لوگوں کی کتابیں پڑھ کر شرم آجاتی ہے وہ لوگ اپنی کتابوں میں جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ ایسا علم نہیں ہوتا جو سائنس کے اس گہرے مطالعہ کا نتیجہ ہو جو ان میں پایا جاتا ہے بلکہ جن باتوں سے انہوں نے استنباط کیا ہوتا ہے چاہے وہ جغرافیہ سے متعلق ہوں یا تاریخ سے وہ سائنس سے متعلق ہوں یا حساب سے ان کا علم ہمارے لئے بھی آسان ہوتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ وہ لوگ ہر بات پر فکر کرتے ہیں اور گہرے مطالعہ کی وجہ سے ایسے نتائج نکال لیتے ہیں جن نتائج تک ہمارے لوگوں کے ذہن نہیں پہنچتے۔ مجھے شرم آجاتی ہے یہ دیکھ کر کہ عربی زبان کی باریکیوں اس کے محاوروں اور اس کے الفاظ کی بناوٹ کے متعلق وہ لوگ ایسی باتیں لکھ جاتے ہیں جو ہمارے علماء اور ادیبوں نے نہیں لکھیں۔ وہ قرآن کریم کی آیات میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں ان کی ایسی تحقیق بیان کر جاتے ہیں جو ہمارے مفسرین اور علماء نے بیان نہیں کی ہوتی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ وہ لوگ دشمن ہوتے ہوئے بھی ان باتوں تک پہنچ گئے اور ہمارے لوگ دوست ہونے کے باوجود ان تک نہیں پہنچتے۔

اس کی وجہ یہی ہے

کہ ہم لوگ غور نہیں کرتے اور وہ ہر بات پر غور کرتے ہیں اور پھر اس سے کوئی نہ کوئی نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں۔ مجھے صبح کی نماز کے بعد سونے کی عادت ہے اس وقت چاروں طرف سے قرآن کریم کی تلاوت کی آوازیں میرے کان میں آتی ہیں تو میرا دل یہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ لوگ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کر رہے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ دیکھ کر کوفت بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور قرآن کریم کے معانی پر غور نہیں کرتے اس لئے ان پر علوم قرآنیہ آشکار نہیں ہوتے اس کے مقابلہ میں ایک عیسائی سال میں قرآن کریم کا صرف ایک صفحہ ایک دفعہ دیکھتا ہے لیکن اس طرح دیکھتا ہے کہ اس سے کوئی نہ کوئی نتیجہ اور مفہوم کھینچ لاتا ہے لیکن ہمارے لوگ

قرآن کریم کے مطالب

سے اس طرح گزر جاتے ہیں جیسے چکنے گھڑے سے پانی گزر جاتا ہے اور اس پر کوئی اثر نہیں کرتا ایک عیسائی مصنف سال میں صرف ایک صفحہ پڑھ کر بھی اس سے نتیجہ نکال لیتا ہے چاہے وہ دشمنی سے ہی ایسا کریں۔ وہ قرآن کریم پر غور کر کے بعض اعتراض بھی کر دیتا ہے اگرچہ وہ اعتراض سطحی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا جواب دینے کے لئے ہمیں غور کرنا پڑتا ہے اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اس نے قرآن کریم کے اس حصہ کا گہرا مطالعہ کیا ہے تم شاید دو اڑھائی ہزار کی تعداد میں یہاں بیٹھے ہو تم سے اگر یہ دریافت کیا جائے کہ قرآن کریم کی وہ کون سی آیات ہیں جو بظاہر ایک دوسرے کے خلاف نظر آتی ہیں تو چاہے تم نے ۵۰-۶۰ دفعہ قرآن کریم پڑھا ہو گا تم کہو گے ہمیں نہیں پتہ۔ لیکن ایک عیسائی جس نے دس بارہ صفحے پڑھے ہوں گے فوراً کہنا شروع کر دیگا کہ فلاں آیت فلاں کے خلاف ہے۔ فلاں آیت فلاں کے خلاف ہے وہ ایک دفعہ پڑھنے کے باوجود اس سے کوئی نہ کوئی بات نکال لے گا۔ اور تم سو دفعہ رٹنے کے بعد بھی اس سے کوئی بات نہیں نکال سکتے۔ کیونکہ تم قرآن کریم کو محض تبرک کے طور پر پڑھتے ہو۔ تم کہتے ہو کہ اگر کوئی شخص قرآن کریم کو پچاس دفعہ پڑھ لے تو وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔ لیکن

حقیقت یہ ہوتی ہے

کہ پچاس دفعہ پڑھنے کے بعد بھی تم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچتے اور ایک دشمن عیسائی جس نے ایک دفعہ بھی سارا قرآن کریم نہیں پڑھا ہوتا اس سے کوئی نہ کوئی مطلب نکال لیتا ہے چاہے وہ دشمنی کے نتیجہ میں ہی ہو۔ پھر سورتوں کی ترتیب ہے ہمارے علماء اور مفسرین میں سے جو لوگ چوٹی کے گنے جاتے ہیں اور جن کے نام کے آگے ہمارے سر جھک جاتے ہیں وہ بھی اس کی ترتیب کو نہیں سمجھ سکے۔ لیکن جرمن مستشرق نولڈکے لکھتا ہے کہ میں نے پہلے قرآن کریم کو پڑھا تو یہ سمجھا کہ یہ ایک بے جوڑ سی کتاب ہے لیکن آخری عمر میں جا کر اس نے یہ لکھا کہ گہرے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میں نے جو کچھ لکھا تھا وہ غلط تھا۔ قرآن کریم کے مطالب میں ایک زبردست ترتیب موجود ہے باوجود اس کے کہ وہ دشمن تھا اور باوجود اس کے کہ وہ کئی بار اس کے خلاف لکھ چکا تھا وہ

قرآنی مطالب کی ترتیب

کا اقرار کرتا ہے اس نے تو ایک آدھ دفعہ قرآن کریم پڑھا ہو گا لیکن تم تو سال میں پچاس ساٹھ دفعہ قرآن کریم پڑھ جاتے ہو رمضان میں قریباً ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ پانچ چھ سات یا آٹھ دفعہ قرآن کریم پڑھ جائے اب جتنا قرآن کریم رمضان میں تم پڑھ لیتے ہو نولڈکے نے ساری عمر میں نہیں پڑھا ہو گا لیکن وہ اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ جو بات اس نے پہلے لکھی تھی وہ غلط تھی۔ قرآن کریم میں زبردست ترتیب موجود ہے اور پھر اس نے اپنے اس دعویٰ کے دلائل بھی دئے ہیں کہ میں نے جو نتیجہ پہلے نکالا تھا وہ غلط تھا میں نے سمجھا تھا کہ بڑی سورتیں پہلے رکھدی گئی ہیں اور چھوٹی سورتیں بعد میں لیکن اب مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ کئی بڑی سورتیں بعد میں رکھی گئی ہیں اور چھوٹی سورتیں پہلے آگئی ہیں اسکے علاوہ اس نے اور بھی کئی نتائج نکالے ہیں۔ پس تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اگر تم نے اپنے نفس کے اندر اور اس دنیا کے اندر تبدیلی پیدا کرنی ہے تو تم اپنے دماغ میں بھی تبدیلی پیدا کرو۔ تم سوچنے کی عادت ڈالو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کافر کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ واقعات سے گزر جاتے ہیں اور انہیں ان کا احساس تک نہیں ہوتا تم بھی واقعات پر سے یونہی گزر جاتے ہو۔ اور ان سے سبق حاصل نہیں کرتے

شیخ چلی کا قصہ مشہور ہے کہ وہ ایک دفعہ جس ٹہنی پر بیٹھا تھا اسے ہی کاٹنے لگ گیا۔ اس کے پاس سے کسی راستے والے نے کہا کہ تم گر جاؤ گے تم اس ٹہنی کو کاٹ رہے ہو۔ جس پر تم بیٹھے ہو۔ شیخ چلی نے کہا بڑا پیغمبر آیا ہے تجھے کیسے پتہ لگا کہ میں گر جاؤں گا۔ حالانکہ یہ تو ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ جس ٹہنی پر کوئی بیٹھا ہو۔ اگر اسے کاٹ دیا جائے۔ تو وہ نیچے گر جائے گا۔

تمہاری حالت بھی یہی ہے

تمہارے سامنے سے بھی ایک چیز گزرتی ہے اور تم کہتے ہو او ہو یہ کیا ہو گیا۔ حالانکہ تمہیں اس کا پہلے سے علم ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ تم میں غور کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔ تم نے سوچا نہیں ہوتا۔ تم نے اپنی آنکھیں نہیں کھولی ہوتیں۔ پس تم ہر بات پر سوچنے کی عادت ڈالو۔ غور کرنے سے ہی لوگ فلاسفر اور صوفی بن جاتے ہیں۔ صوفی اور فلاسفر میں صرف یہ فرق ہے کہ صوفی مذہب اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی باتوں کے متعلق غور کرتا ہے۔ اور فلاسفر دنیا کی باتوں میں غور و فکر کرتا ہے ہوتے دونوں ایک ہی ہیں۔ صوفی خدا تعالیٰ کی باتوں اس کے قانون، سنت، احکام، تقدیر اور اس کے کلام پر غور کرتا ہے اور ان سے نتیجہ نکالتا ہے اور فلاسفر دنیا پر غور کرتا اور ان سے نتیجہ نکالتا ہے اور جب کوئی پیدائش عالم پر غور کرتا ہے اور اس سے نتیجہ نکالتا ہے تو وہ فلاسفر کہلاتا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص شریعت اور قانون شریعت پر غور کرتا ہے۔ تو وہ صوفی کہلاتا ہے۔ لوگوں نے یونہی صوفیت کے متعلق بے ہودہ باتیں بنالی ہیں۔ اور کہتے ہیں صوفی وہ ہوتا ہے جو صوف کا کپڑا پہنے۔ لیکن میں کہتا ہوں تم اس کے معنے صوف کا کپڑا پہننے والے کے لے لو یا دل صاف رکھنے والے کے لے لو بہرحال جو صوف کے کپڑے پہن لیتا ہے۔ وہ بھی دنیا سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ پس تم کوئی معنے لے لو

اصل بات یہی ہے

کہ جو دنیا سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کی باتوں پر غور کرنے لگ جائے وہ صوفی ہے اور جو شخص قانون قدرت پر غور کرے، وہ فلاسفر ہے۔ فلاسفر کی زندگی بھی ایسی ہوتی ہے، کہ وہ دنیا کی عیاشی میں بہت کم حصہ لیتا ہے۔ حالانکہ فلاسفروں میں سے کئی ایسے بھی تھے جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر تھے۔ اور بعض ایسے بھی تھے جو کہتے تھے کہ اس دنیا سے جتنا بھی فائدہ اٹھایا جائے کم ہے۔ آدہی میں گھر میں قصہ سنا رہا تھا کہ بچپن میں ہم پڑھا کرتے تھے۔ کہ سکندر ایک جگہ دورہ کرتے ہوئے پہنچا وہاں اسے ایک فلسفی دیوجانس کلبی کا پتہ لگا۔ اس کا جی چاہا کہ وہ اس کی زیارت کرے۔ چنانچہ وہ اس فلسفی کے پاس گیا۔ وہ دھوپ سینک رہا تھا۔ سکندر نے خیال کیا کہ فلسفی اس سے خود بات کرے گا۔ اور مجھ سے جو کچھ مانگے گا میں اسے دے دوں گا۔ لیکن وہ فلسفی چپ کر کے بیٹھا رہا۔ اور سکندر نے اس سے کوئی بات نہ کی۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد سکندر نے خیال کیا کہ وہ خود کوئی بات شروع کرے۔ چنانچہ اس نے فلسفی کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے آپ کی شہرت سنی تھی۔ اس لئے آپ سے ملنے آ گیا۔ میری خواہش ہے کہ آپ مجھ سے مانگیں تو میں آپ کی ضرورت کو پورا کر دوں۔ اس فلسفی نے کہا۔ اور تو میری کوئی خواہش نہیں۔

صرف اتنی خواہش ہے۔

کہ میں دھوپ سینک رہا تھا۔ آپ سورج کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ میرے آگے سے ہٹ جائیں۔ چنانچہ سکندر سورج کے آگے سے ہٹ گیا۔ تو دیکھو اس فلسفی نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو یہی کیا میں دھوپ سینک رہا ہوں۔ تم آگے سے ہٹ جاؤ۔ حالانکہ وہ بزرگ نہیں تھا۔ وہ کوئی خدا رسیدہ نہیں تھا۔ لیکن وہ دنیا چھوڑ چکا تھا۔ وہ سوچنے میں مصروف تھا۔ اور دوسری باتوں کے لئے اس کے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔ غرض چاہے کوئی فلسفی سائنس سے متعلق امور پر غور کر رہا ہو۔ یا حساب میں غور کر رہا ہو۔ عیاشی کی زندگی سے وہ منہ موڑ لے گا۔ اسی طرح اقلیدس کے متعلق آتا ہے کہ وہ کسی مسئلہ کے متعلق سوچ رہا تھا لیکن پوری بحث اس کے ذہن میں نہیں آئی تھی۔ ایک دفعہ وہ نہا رہا تھا کہ سوچتے سوچتے وہ بات حل ہو گئی۔ اور وہ اس محویت میں ننگا ہی باہر نکل آیا۔ اور کہنے لگا میں نے پا لیا میں نے حل کر لیا۔ لوگوں نے کہا تمہیں کیا ہو گیا تم تو ننگے ہی باہر پھر رہے ہو۔ اس نے کہا مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں رہا۔ میں تو اس خوشی میں کہ

میرا مسئلہ حل ہو گیا ہے

باہر دوڑ پڑا۔ اب دیکھو اقلیدس قرآن کریم پر غور نہیں کر رہا تھا وہ تورات اور انجیل پر غور نہیں کر رہا تھا وہ صرف ایک دنیوی چیز پر غور کر رہا تھا اور غور و فکر کرنے کا یہ لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ انسان ایک طرف لگ جاتا ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو اس قدر محو ہو جاتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے قریب کے ماحول کا بھی پتہ نہیں لگتا۔ پس تم غور کرنے کی عادت ڈالو۔ اور جو واقعہ تمہاری نظر کے سامنے گزرے یا تمہاری قوم اور ملک سے گزرے۔ اس پر غور کرو۔ تم دیکھ لو عیسائی اس بات پر غور کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت کے بارہ میں مسلمانوں میں کیوں جھگڑا پیدا ہو گیا لیکن تم اس بات پر غور نہیں کرتے۔ حالانکہ ان کو اسلام سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ تم عیسائیوں کی کتابیں پڑھو۔ تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں۔ انہوں نے غور کر کے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ

اسلام میں تنزل کیوں پیدا ہوا

لیکن تم نے اس پر کبھی غور نہیں کیا۔ تم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ کبھی وہ زمانہ تھا کہ تم دنیا کے فاتح تھے لیکن اب تم نکمے ہو گئے ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے، حالانکہ دماغ ان کو بھی ملا ہے۔ اور تمہیں بھی۔ وہ امریکہ اور انگلستان میں بیٹھے ان باتوں پر غور کر رہے ہیں۔ لیکن تم بے حس ہو کر بیٹھے ہو۔ یہ ایسی باتیں تھیں کہ اگر تم ان پر غور کرتے۔ تو ان سے اچھے نتائج اخذ کرتے کیونکہ ان کے نتائج میں تعصب پایا جاتا ہے وہ رنگین عینک سے دیکھتے ہیں۔ لیکن تم انصاف سے ان باتوں پر غور کرو گے۔ اگر تم غور کرتے تو تمہارے نفس کی بھی آہستہ آہستہ اصلاح ہو جاتی۔ جیسے کوئی شخص اچانک تمہاری طرف انگلی کرے۔ تو تم ڈر جاتے ہو۔ اور پیچھے مڑ جاتے ہو، تمہیں یہ خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ کہیں تمہیں نقصان نہ پہنچ جائے۔

اسی طرح اگر تم غور کرتے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ تمہارا کینہ کپٹ، ظلم، چوری، حرام خوری۔ فریب اور دھوکہ بازی تمہاری قوم کو تباہ کر رہی ہے۔ اور تم قوموں کی دوڑ میں پیچھے جا رہے ہو۔ اگر تم غور کرنے لگ جاؤ گے۔ تو لازماً تمہارا نفس ان باتوں سے انکار کرنے لگ جائے گا۔ آخر وجہ کیا ہے کہ ایک یوروپین اور ایک امریکن بے ایمانی نہیں کرتا۔ لیکن تم میں بے ایمانی پائی جاتی ہے۔ تم میں علم قرآن ہے۔ لیکن تم اس پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن ایک یوروپین اور ایک امریکن اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ قرآن کریم کی خاطر اس پر عمل نہیں کرتا۔ بلکہ اس لئے عمل کرتا ہے کہ اس نے اس امر پر غور کر لیا ہے۔ فکر کر لیا ہے۔ کہ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو میں بھی تباہ ہو جاؤں گا۔ اور میری قوم بھی تباہ ہو جائے گی۔ اس نے سوچنے کے بعد یہ نکتہ معلوم کر لیا ہے کہ اخلاق فاضلہ کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور کوئی فرد قوم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ پس اس پر یہ بات حل ہو گئی ہے۔ لیکن تمہیں اس بات کا پتہ نہ لگ سکا۔ تم سمجھتے ہو کہ دس روپے کسی سے لئے اور پھر اسے واپس نہ کئے تو کیا ہوا۔ لیکن تمہیں پتہ نہیں ہوتا کہ دس روپے نہ دینے سے تمہاری قوم دس سال پیچھے جا پڑی ہے۔ اور جب قوم دس سال پیچھے جا پڑے گی، تو تمہاری نسل سو سال پیچھے جا پڑے گی۔ قوم کی ترقی اخلاق فاضلہ پر منحصر ہے اور تمہاری ترقی تمہاری قوم کی ترقی پر منحصر ہے۔ تم اگر سوچتے تو یوروپین اور امریکن لوگوں سے زیادہ فائدہ حاصل کر لیتے۔ لیکن تمہارے لئے حقیقی نتائج پر غور کرنے اور پھر ان پر عمل کرنے کا موقعہ آتا ہی نہیں۔ تم تقریریں کرو گے۔ لیکن جب کام کا موقعہ آئے گا۔ تو لمبی تان کر سو جاؤ گے پس تم اپنے اندر غور کرنے کی عادت پیدا کرو۔ اور اپنے ہمسایوں، دوستوں اور اپنی اولادوں میں بھی غور کرنے کی عادت پیدا کرو۔ تاکہ تم میں سے ہر شخص فلاسفر بن جائے۔ اور اس پر جو سوال ہو گا، اس کا وہ معقول جواب دے سکے۔

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا اعتراف

سواحیلی ترجمۃ القرآن کی مقبولیت

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

اسلام مشرقی افریقہ میں

مشہور پادری ڈاکٹر "Lyndon Harries" ایم اے پی ایچ ڈی نے کچھ عرصہ ہوا ایک کتاب "Islam in East Africa" تحریر کر کے مشرقی افریقہ میں عیسائیت کی طرف سے تبلیغی مساعی کا تفصیلی جائزہ لیا تھا۔ چونکہ مصنف عیسائی ہے اور پھر پادری جو عرصہ دراز سے U.M.C.A کے ماتحت مشرقی افریقہ میں کام کر رہا ہے اس لئے اس کتاب کا زیادہ حصہ ان تبلیغی مساعی کے اظہار پر مشتمل ہے جو عیسائیت کی طرف سے افریقہ میں جاری ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں اس کا ردعمل کیا ہوا ہے اور مشرقی افریقہ میں اس وقت کونسی جماعت ہے جو علم اسلام کو لہرا رہی ہے۔ مذکورہ بالا کتاب پر مفصل تبصرہ مصر کے مشہور ادیب "الاستاذ عباس محمود عقاد" نے مجلۃ الازہر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء کے الشیوع میں "الاسلام فی افریقیا الشرقیہ" کے عنوان سے کیا ہے۔ استاذ موصوف نے ڈاکٹر Lyndon کی کتاب کے مختلف اقتباسات عربی میں ترجمہ کر کے قارئین کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اس عربی مضمون اور تبصرہ کا ماحصل یہ ہے کہ باوجود پادریوں کے کثیر اور وسیع وسائل ہونے کے ان کو ناکامی ہو رہی ہے۔ چنانچہ استاذ عقاد ڈاکٹر Lyndon کی بے باک اور واضح رائے کا اظہار ان کے الفاظ میں عربی ترجمہ میں یوں کرتے ہیں "ان جهود التبشير بين المسلمين فی افريقية الشرقية عقيمة لا تؤذن بالنجاح القريب ولا بالنجاح المضمون، وان نتيجتها كلها الى اليوم صفر (Nil) ولا يرجى أن تتغير هذه الحالة بغير جهود متواصلة"

یعنی مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کے ہاں عیسائیوں کی تبلیغی مساعی بے ثمر ثابت ہوئی ہیں ان جملہ مساعی کی نہ تو جلد اور نہ ہی مستقل کامیابی کی کوئی صورت نظر آتی ہے ان جملہ کوششوں کا نتیجہ آج تک صفر (Nil) ہے اس لئے لگاتار مساعی کے بغیر صورت حال میں تبدیلی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

(۲)

احمدیت کی اسلامی خدمات

سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا رائے کے اظہار کرنے کا وہ کونسا بنیادی سبب ہے جس کی بنا پر عرصہ دراز سے کام کرنے والا ایک پادری مجبور ہوا ہے کہ وہ انتہائی جرأت سے اپنی رائے کا اظہار کرے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مشرقی افریقہ میں باقاعدہ تبلیغی کام سنہ ۱۹۳۴ء سے شروع ہوا ہے اور اس وقت تک مشرقی افریقہ کے اہم اور مشہور شہروں میں وسیع اور خوبصورت مساجد کی تعمیر ہو چکی ہے۔ چنانچہ ممباسہ۔ نیروبی کسومو۔ دارالسلام۔ ٹبورا، جنجہ، اور کمپالہ میں مساجد کے ساتھ مشن ہاؤس بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔ یہ وہ اسلامی قلعے ہیں جن کے ذریعہ صلح و آشتی سے اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ نشر و اشاعت کے جملہ وسائل کو اختیار کر کے اسلام کی عظمت کو قائم کیا گیا ہے۔ حتی کہ یہی پادری جو آجکل سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز میں پروفیسر ہیں۔ وہ اپنی مذکورہ بالا کتاب میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ سواحیلی ترجمۃ القرآن کے متعلق مندرجہ ذیل رائے دیتے ہیں:۔

"سنہ ۱۹۵۳ء میں قرآن کا ایک نیا ترجمہ طبع ہو کر منظر عام پر آیا ہے یہ ترجمہ جماعت احمدیہ کے ایک سرکردہ رکن شیخ مبارک احمد صاحب نے نیروبی سے شائع کیا ہے اس سواحیلی ترجمہ میں قرآنی آیات کی احمدیہ نقطہ نگاہ سے تفسیر بھی درج کی گئی ہے اور ساتھ کے ساتھ اس میں اس تفسیر کو بھی شامل کر لیا گیا ہے جو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے قبل ازیں شائع ہو چکی ہے تاہم بائیبل کے حالیہ سواحیلی تراجم مثلاً یونین ورشن آف دی بائیبل اور مشرقی افریقہ کے اخبارات اور آرچ بشپ آف یارک جیسے نامور عیسائی لیڈروں کے تبصروں کے اقتباسات اور حوالے وغیرہ درج کر کے اسے زیادہ سے زیادہ مکمل کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب عالمانہ شان اور جدت کی پوری آئینہ دار ہے۔"

مشرقی افریقہ میں عیسائی مشنوں نے اسلام کے خلاف وسیع جال پھیلا رکھا تھا سنہ ۱۹۲۳ء میں مشہور پادری Godfrey Dale نے قرآن کریم کا ترجمہ سواحیلی زبان میں کیا۔ اس ترجمہ میں اسلامی تعلیم کو نامناسب رنگ میں پیش کیا گیا تھا اور بعض مقامات پر غیر مناسب ترجمے کر کے اسلام کے خلاف اعتراضات کئے گئے تھے۔ اس صورت حال کے پیش نظر جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کا ترجمہ سواحیلی زبان میں کیا اور اس کے دس ہزار نسخے شائع کئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی نصرت سے اس کام کی تکمیل کی توفیق دی اور ایک مخیر مسلمان سیٹھ نے اس کام کے لئے دو لاکھ شلنگ کی پیشکش کی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۳)

ان تمام مساعی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ اسلام کی طرف سے مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب دے رہی ہے اور مساجد ترجمۃ القرآن۔ نشر و اشاعت اور اخبارات کے ذریعہ سے اسلام کو پھیلا رہی ہے۔ چنانچہ اس مساعی کے خوشکن نتائج کے متعلق Tanganyika Standard نے یہ اعلان کیا ہے:۔

"عیسائیت کی گرفت افریقہ میں کمزور ہوتی جا رہی ہے ابتداء میں چرچ کو افریقہ میں جو مشکلات اٹھانی پڑیں اس سے کہیں بڑھ کر کٹھن کام چرچ کو آجکل درپیش ہے کہ وہ افریقن کو عیسائیت پر کس طرح قائم رکھے افریقنوں کی عیسائیت سے بے رغبتی اسی طرح بڑھتی رہی تو اندیشہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کی آغوش میں چلے جائیں گے۔"

پادری لنڈن جیرس نے اس کتاب میں اعلیٰ سطح پر مالی امداد طلب کی ہے کہ اس وقت مشرقی افریقہ میں عیسائی مشنوں کی مدد کی جائے۔ ان حالات پر کیا ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم تحریک جدید کے وعدوں کو نہ صرف جلد سے جلد پورا کریں بلکہ وعدے اضافوں کے ساتھ کریں۔

مبارک ہیں وہ جو امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہیں۔

شمالی جماعت ——— کراچی

محترم جناب شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سکرٹری جماعت احمدیہ کراچی قابل صد شکریہ ہیں۔ کہ انہوں نے جب سے وہ اس عہدہ پر مقرر کئے گئے ہیں مقامی جماعت اور ملحقات میں وصایا کے معاملہ میں جماعت کے اندر ایک تازہ روح پھونک کر نئی زندگی پیدا کر دی ہے۔ گزشتہ سال بھی وہ اپنی مساعی جمیلہ سے دفتر کو مستفید فرماتے رہے ہیں اور سال رواں میں بھی انہوں نے اپنے ایک تازہ خط میں اس عزم کا اظہار فرمایا ہے کہ اس سال مغربی پاکستان سے جتنی وصایا ہونگی وہ اس کا نصف کراچی سے انشاء اللہ تعالیٰ دینگے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عزم میں برکت دے اور خدا کرے کہ وہ ایک کثیر تعداد کو نظام نو کی تعمیر کے لئے تیار کر سکیں۔ آمین۔

مگر سوال یہ ہے کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کی باقی بڑی بڑی شہری جماعتوں و ربوہ بشمول ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید اور وقف جدید۔ حیدرآباد۔ کنری۔ سکھر۔ کوئٹہ۔ ملتان منٹگمری۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ لائلپور۔ سرگودھا۔ جہلم۔ ڈیرہ غازیخان۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ کیمبلپور۔ پشاور۔ اور ڈھاکہ وغیرہ کے سکرٹری صاحبان وصایا کیا کر رہے ہیں۔ کیا ان کو تحریک وصیت نہیں پہنچی؟ کیا ان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کا پیغام لائق صد ہزار احترام نہیں ملا؟ یا وہ اخبار الفضل ملاحظہ نہیں فرماتے۔ اگر وہ یہ تینوں چیزیں ان کے علم میں ہیں تو پھر یہ جمود کیوں ہے۔ حرکت کیوں نہیں؟ غفلت کے آثار کیوں ہیں۔ بیداری کیوں نہیں؟ انتظار کس بات کا ہے؟ معزز نمائندگان مجلس مشاورت سے میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان تقریروں کو یاد کیجئے جو آپ نے مجلس مشاورت یا اس کی سب کمیٹیوں میں فرمائیں یا سنیں اور اپنی جماعت کو بیدار کر کے ترقی اور برکت کی شاہراہ پر گامزن کیجئے تا قصر نظام نو کی تعمیر شروع ہو جائے۔ ابھی تک تو اس کی بنیادیں بھی اوپر نہیں اٹھ سکیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

محترم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب رضؓ کا ذکر خیر

صحیح معنوں میں واقفِ زندگی

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ لاہور)

ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب ایم بی بی ایس ایک نہایت ہی مخلص اور دیندار بزرگ تھے۔ میں انہیں ۱۹۳۷ء یا ۱۹۳۸ء سے جانتا ہوں۔ جبکہ آپ مشرقی افریقہ سے ملازمت ترک کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت کراچی میں بغرض پریکٹس تشریف لائے تھے۔ میں ان ایام میں وہاں بطور مبلغ کام کرتا تھا۔ میں اپنے مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ آپ سلسلہ کے فدائی انسان تھے۔ الفنسٹن سٹریٹ میں ہم نے ایک ہال کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ اس میں ہفتہ میں دو بار انگریزی اور اردو میں تقریریں ہوا کرتی تھیں۔ انگریزی میں عموماً حضرت ڈاکٹر صاحب اور محترم جناب حاجی عبد الکریم صاحب تقریر کیا کرتے تھے اور اردو میں محترم بابو اللہ داد صاحب اور خاکسار۔ ڈاکٹر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انگریزی میں تقریر کرنے کا موقع مجھے کراچی میں ہی آکر ملا ہے۔ افریقہ میں بھی انفرادی تبلیغ کیا کرتا تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر آپ اس قدر محبت اور عقیدت سے کیا کرتے تھے کہ سننے والا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی آپ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ کراچی کے ایام میں آپ کی پریکٹس نہ ہونے کے برابر تھی۔ مگر اس تنگی کے زمانہ میں بھی آپ نے اپنے تحریک جدید کے چندہ میں کمی نہیں کی بلکہ ہر سال پہلے کی نسبت بڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ جب وہاں کام نہ چلا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آپ پھر باہر تشریف لے گئے۔ چنانچہ اب سالہا سال سے آپ بورنیو میں پریکٹس کر رہے تھے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو خاص کامیابی حاصل ہوئی۔ لیکن عمر بھر آپ نے پریکٹس کے ذریعہ دولت کمانے کو کبھی بھی مقصد قرار نہیں دیا۔ مقصد آپ کا محض پیغام حق پہنچانا تھا اور وہ آپ نے خوب پہنچایا۔ اور صحیح معنوں میں وقفِ زندگی کا حق ادا کر دیا۔ پریکٹس کے ذریعہ جو روپیہ آپ کو حاصل ہوتا تھا اس کو سلسلہ کی تبلیغ پر خوب دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ خدمت دین کا جو موقعہ بھی میسر آتا اسے حاصل کر کے بہت خوش ہوتے۔

محترم جناب قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال نے مجھے بتایا کہ میرے وکیل المال ہونے کے زمانہ میں ایک وقت ہم پر ایسا آیا کہ پاکستان سے باہر کے مبلغین کو گذارہ بھجوانے کے لئے ہمارے پاس ضروری کرنسی نہیں تھی۔ محترم ڈاکٹر صاحبؓ بورنیو سے تمام مبلغین کو روپیہ بھجوا دیا اور گو ہم نے بعد ازاں پاکستان میں انہیں وہ رقم ادا کر دی۔ مگر ضرورت کے وقت ڈاکٹر صاحب نے یہ گرانقدر خدمت انجام دی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

جب میں نے آپ سے ہسپتال میں ملاقات کی تو آپ نے میری کتاب حیات طیبہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جیسے آپ کو آوازیں آتی تھیں "امتحان کی تیاری کرو" "امتحان کی تیاری کرو" ایسے ہی مجھے بھی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں کہ "تیاری کرو" "تیاری کرو" میں نے یہ سمجھ کر کہ کہیں یہاں ہی پیغام اجل نہ آجائے اور مجھے پردیس میں پریشان نہ ہوں بچوں کو ساتھ لیکر واپسی کا عزم کر لیا۔ اب کم از کم یہ فکر نہیں ہے کہ وطن سے دور ہوں۔

چند دن ہی ہسپتال میں علاج کروانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں ربوہ جانا چاہتا ہوں۔ یہاں تو اس لئے داخل ہو گیا تھا کہ بعد میں کہیں حسرت نہ رہے کہ ہسپتال میں داخل ہو کر علاج نہیں کرایا۔ چنانچہ آپ ربوہ تشریف لے گئے۔ اور چند ہی دن میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میو ہسپتال میں جو باتیں آپ نے کیں ان سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو اپنی وفات کے قریب ہونے کا یقین تھا اور آپ چاہتے تھے کہ ربوہ سے باہر کہیں یہ حادثہ آپ کو پیش نہ آئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی اس آخری تمنا کو بھی پورا کر دیا۔

اے اللہ! تو محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنی خاص الخاص رحمتوں سے نواز۔ ان کی غم زدہ بیوہ اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرما۔ اور بعد میں آنے والوں کو ان کے نقش قدم پر چل کر خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

ایک مخلص متقی اور پاکباز مجاہد

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی قادیان)

محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحبؓ کی وفات سے جماعت احمدیہ ایک نہایت مخلص متقی پاکباز اور جان فروش مجاہد اور سلسلہ کے عظیم القدر فدائی سے محروم ہو گئی ہے۔ انہوں نے بحیثیت ڈاکٹر کے جو بے غرض خدمات جسمانی مریضوں کی کی ہیں وہ اپنی جگہ پر قابل قدر ہیں لیکن ان کا سب سے نمایاں وصف اپنے فن طبابت اور شفقت و ہمدردی سے روحانی مریضوں کے لئے شفا کا سامان مہیا کرنا تھا۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی میں "دین کو دنیا پر مقدم رکھنے" کے عہد کو شاندار طریق پر نبھایا۔ ڈاکٹر صاحب کی حیات مستعار سر تا سر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے وقف تھی ان کے دن مخلوق خدا کی بھلائی اور خدمت میں صرف ہوتے تھے اور ان کی راتیں عبادت الٰہی اور وصال حضرت باری تعالیٰ سے زندہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر تا ابد باران رحمت برساتا رہے۔ آمین۔

اس خاکسار کو کچھ عرصہ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم رضؓ کے ساتھ اکٹھا گذارنے کا موقعہ ملا۔ وہ وقت میرے لئے ناقابل فراموش ہے جس کی یاد میرے لئے روحانی سرمایہ کے طور پر کام دیتی ہے۔

اواخر ۱۹۴۶ء میں صوبہ بہار میں فرقہ وارانہ فسادات کا ایک ہولناک طوفان اٹھا۔ جس میں بہار کے مسلمان محض اسلام کے نام لیوا ہونے کی وجہ سے ظلم و ستم قتل و غارت اور آتش زنی کا شکار ہوئے۔ جب ان مظلوموں کی آہ و بکا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تک پہنچی تو آپ جو غیروں کی مصیبت بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اپنے بے بس و مظلوم ہم مذہب بھائیوں کی تکلیف کب گوارا کر سکتے تھے۔ چنانچہ آپ نے فوراً مبلغ پندرہ ہزار کی خطیر رقم قائداعظم محمد علی جناح کی خدمت میں جن کی نگرانی میں متاثرہ علاقہ میں ریلیف کا کام ہو رہا تھا روانہ کی۔ اور مرکز سلسلہ کی طرف سے ریلیف کے کام کے لئے ایک وفد تیار فرمایا جس میں دو ڈاکٹر یعنی مکرم ڈاکٹر صوفی احمد صاحب (حال انچارج سول ہسپتال حافظ آباد) اور مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب (حال سرگودھا) کے علاوہ بہار کے چند نوجوان جو مرکز میں پڑھتے تھے یعنی مکرم سید پروفیسر فضل احمد صاحب، مکرم پروفیسر عباس بن عبد القادر صاحب اور مکرم پروفیسر یحییٰ بن عیسیٰ شامل تھے۔ خاکسار کو اس وفد کا امیر مقرر فرمایا۔

ہمارا وفد پٹنہ مونگھیر اور بھاگلپور کے اضلاع کے مختلف متاثرہ علاقہ جات میں مصیبت زدگان کی رقمی اور طبی امداد کرتے ہوئے تارا پور کیمپ پہنچا اور وہاں پر تقریباً ایک مہینہ طبی امداد اور ریلیف کا کام کیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم واپس پٹنہ آئے تو ہمیں یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو اور ڈاکٹر مزید عرصہ کام کرنے کے لئے بھجوائے ہیں۔ ان میں سے ایک محترم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحبؓ تھے اور دوسرے محترم ڈاکٹر محمد جی صاحب (جو اب ملتان میں محکمہ صحت کے بڑے افسر ہیں) تھے۔ یہ ہر دو ڈاکٹر صاحبان طویل ڈیوٹی سے فراغت حاصل کر کے چند دن پیشتر ہی واپس آئے تھے اور اپنے اہل و عیال کی جدائی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے بہار کے خطرناک سفر پر روانہ ہو گئے تھے۔

ہمارے وفد کا قیام اس وقت جناب پروفیسر اختر احمد صاحب اورینوی کے ہاں پٹنہ کالج کے کوارٹرز میں تھا جو دریائے گنگا کے کنارے پر تھا۔ اور وہاں مچھروں کی اتنی بہتات تھی کہ خدا کی پناہ! باوجود مچھر دانیوں کے انتظام کے رات کا اکثر حصہ مچھروں کے کاٹنے کی وجہ سے نوم اور یقظہ کی درمیانی حالت میں بے آرامی سے کٹتا۔ اس حالت میں بھی ڈاکٹر بدر الدین صاحب محترم نہایت یکسوئی اور انہماک سے باقاعدہ نماز تہجد ادا فرماتے اور باوجود رات کا اکثر حصہ بیدار رہنے کے ان کی بشاشت میں ذرہ بھر فرق نہ آتا۔ دن کے وقت ان کی مجالس نہایت سنجیدہ اور ان کی گفتگو نہایت ایمان افزا ہوتی تھی۔ جس کا مرکزی نقطہ تبلیغ حق یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق ذاتی مشاہدہ کی بناء پر ایمان افروز واقعات کا بیان ہوتا تھا۔ آپ کی مجلس و گفتگو فی الحقیقت زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ امام و سلسلہ کے ذکر سے مملو ہوتی تھی۔

پٹنہ میں ہماری واپسی کو ابھی دو دن ہی گذرے تھے کہ اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی کہ خواجہ ناظم الدین صاحب، سر جعفر امام صاحب اور بعض دیگر قومی لیڈر جب تارا پور کیمپ کے معائنہ کے لئے جا رہے تھے تو رستہ میں ملٹری کے سنتری پوسٹ نے ان کو روک لیا اور ان کے اصرار پر کہ وہ ضرور تارا پور کیمپ میں جائیں گے ان کو گولی مارنے کی دھمکی دی۔ یہ تارا پور کیمپ وہی تھا جہاں ہم ایک ماہ کے قریب ریلیف کا کام کر کے واپس آئے تھے اور اس کے قریب ہی خانپور ملکی کی مشہور احمدی جماعت تھی۔ ڈاکٹر صاحب یہ وحشتناک خبر سن کر بے تاب ہو گئے۔ اور ان میں مشکلات پر غالب آنے کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو گیا بے شک اتنے بڑے قومی لیڈر وہاں پہنچنے میں ناکام ہو چکے تھے لیکن ڈاکٹر صاحب اس یقین سے پُر تھے کہ چونکہ ان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس ڈیوٹی پر مامور کیا گیا ہے اس لئے وہ تائید ایزدی سے جملہ مشکلات کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

چنانچہ باوجود نامساعد حالات کے اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو ڈاکٹر صاحبان کو تارا پور جانے اور وہاں متاثرہ علاقہ میں ریلیف کا کام کرنے میں کامیابی بخشی۔ اور وہ مقررہ مدت تک خدمات انجام دے کر واپس لوٹے۔ یہ کامیابی خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے اخلاص اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و محبت کے جذبہ میں سرشار ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب مرحوم رضؓ کی روح پر اپنی رحمت خاصہ کی بارش تا ابد برساتا رہے اور ان کے لواحقین اور عزیزوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

قادیان میں یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریب پر جلسہ

قادیان ۲۳ مارچ بروز جمعرات زیر انتظام لوکل انجمن احمدیہ قادیان ۹½ بجے جلسہ یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو حافظ الٰہ دین صاحب نے فرمائی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں دو قسم کے لیڈر ہوتے ہیں ایک دنیاوی دوسرے روحانی۔ دنیاوی لیڈر ہوا کے رُخ اور حالات کے مطابق کام کرتے ہیں اس لئے انہیں حصول مقصد کے لئے ایسی تکالیف اور مخالفت کا سامنا نہیں ہوتا۔ مگر اس کے برعکس روحانی لیڈر چونکہ لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اور وہ ان کی طبائع اور خواہشوں کے خلاف اصلاحی تعلیم دیتے ہیں اور بگڑی ہوئی دنیا نہیں چاہتی کہ ان کی اصلاح ہو۔ اس لئے ان کی مخالفت میں ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوتا ہے

اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ قصیدہ مدحیہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

بعد ازاں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی فاضلانہ تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش کی علت غائی اپنی معرفت بیان فرمائی ہے چونکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے اس لئے ایک وقت گذرنے کے بعد وہ اکثر احکام خداوندی کو بھول جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے ہدایت اور ظلمت کے دور برابر چلتے آرہے ہیں اسی ظلمت کو دور کرنے کے لئے انبیاء کی بعثت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث لو کان الایمان معلقاً بالثریا الخ کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض قیام ایمان کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے اس کے ضمن میں آپ کے ہی الفاظ میں خالق سے مخلوق کے تعلق میں واقع کدورت کو دور کرنا مذہبی جنگوں کے خاتمہ۔ دینی سچائیوں کا اظہار روحانیت کا قیام قرار دیا اور بتایا کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی وہ مخفی طاقتیں دنیا کے سامنے پیش فرمائیں جو دعا کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخصوص تعلیم

دوسرے نمبر پر گیانی عبد اللطیف صاحب نے مندرجہ عنوان پر پنجابی زبان میں ایک دلچسپ تقریر فرمائی اور بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے ایسے زندہ خدا کا تصور پیش فرمایا جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی جہاد کا صحیح تصور دنیا کے سامنے پیش فرماتے ہوئے اس کی تین اقسام اپنی ذاتی اصلاح تبلیغ اور دفاعی لڑائیاں قرار دیں۔ تقریر کے اختتام پر گیانی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ اتحاد و محبت کے ان اصولوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ جن سے نفرت و عداوت کے جذبات دور ہو کر صلح اور یگانگت کی فضاء پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

تیسرے نمبر پر محمد عمر صاحب مالا باری متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ چونکہ عالم الغیب ہستی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اس لئے جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر بکثرت بعض امور کے متعلق قبل از وقوع اطلاع دیتا ہے تو یہ بات اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برحق ہونے کا بین ثبوت ہوتی ہے۔ چنانچہ دیگر انبیاء کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر ہزاروں پیشگوئیاں فرمائیں جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہو کر مومنین کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ مثلاً قادیان کی ترقی کی پیشگوئی حضور علیہ السلام نے ایسے وقت فرمائی جب یہ ایک معمولی سا گاؤں تھا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے قادیان سے ہجرت کے متعلق پیشگوئی کا تفصیل سے ذکر کیا جو غیر معمولی حالات میں پوری ہوئی

اس کے بعد مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار

میں سے کچھ اشعار خوش الحانی سے سنائے اور بعد ازاں مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق خدا اور رسولؐ سے

کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں بیان کیا کہ کس طرح حضور علیہ السلام اوائل ایام سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مستغرق رہتے تھے اور باوجود اپنے والد صاحب کے بار بار فرماتے پر دنیاوی علائق سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین یعنی اسلام کی کس مپرسی کی حالت کو دیکھ کر اس کی خدمت کے لئے کوشاں رہتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے

اس کے بعد چوہدری سعید احمد صاحب بی اے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں کے موضوع پر ایک مختصر تقریر کی جس میں بتایا کہ حضور کی بعثت سے قبل اللہ تعالیٰ کی ذات دنیا سے مخفی ہو چکی تھی جسے حضور نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے معجزات و نشانات کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا اور ایک فعال جماعت قائم کر دی جو دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کر کے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ آپ کے بعد محترم مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مذہبی دنیا میں انقلاب

کے موضوع پر ایک پر جوش اور پر مغز تقریر فرمائی۔ ابتداء میں آپ نے بیان فرمایا کہ مذہب کی بنیاد چار باتوں یعنی ذات الٰہی اس کی طرف سے مبعوث کردہ رسول۔ کتاب اور اس کے عملی اثر پر موقوف ہے۔ ان کی تشریح میں آپ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل خدا تعالیٰ کی ذات پر محض رسمی ایمان باقی رہ گیا تھا۔ مگر حضور علیہ السلام نے زندہ خدا پر زندہ ایمان دنیا میں قائم کرتے ہوئے اس کے چمکدار نشانات دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔

مکرم حکیم صاحب موصوف کے بعد محترم سید عبد الحی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور توحید کے موضوع پر مختصر تقریر فرمائی۔

اور آخر میں صاحب صدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض بیان فرما کر سامعین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بالآخر پر سوز لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب بارہ بجے دوپہر اختتام پذیر ہوئی مستورات بھی بعد پردہ جلسہ میں شامل ہو کر مستفید ہوئیں۔

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۱ء کے صفحہ ۶ پر وعدہ جات وقف جدید شائع ہوئے ہیں۔ دراصل یہ سب وصولیاں ہیں نہ کہ وعدہ جات۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا محمد اسلم خاں چار سال سے لاپتہ ہے۔ حلیہ حسب ذیل ہے رنگ گورا۔ قد تقریباً ۵ فٹ ۷ انچ۔ داہنی آنکھ پر نشان زخم صحت شدہ۔ عموماً پشتو زبان بولتا ہے اور لباس بھی افغانی قسم کا پہنتا ہے۔ زیادہ تر ضلع ملتان میں بود و باش رکھتا ہے اور ٹھیکیدار کے لقب سے مشہور ہے۔ منڈی بورے والا۔ وہاڑی کی جماعتیں اس کو جانتی ہیں۔ جہاں بھی وہ جائے جماعت سے ضرور تعارف کرتا ہے۔ عرصہ چار سال کا گذر چکا ہے وہ بلاوجہ گھر سے کہیں چلا گیا۔ اس کی جدائی کی وجہ سے میں خود اور اس کی والدہ سخت پریشان ہیں۔ کبھی کبھار نامعلوم پتہ سے خط بھیجتا رہا ہے۔ اب عرصہ ۶ ماہ سے خط بھی نہیں آیا۔

احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ اور جہاں کہیں کسی جگہ احباب جماعت کو اس کا کوئی علم ہو تو مجھے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ اگر عزیز خود پڑھے تو بوڑھے والدین پر رحم کر کے ہمیں اپنی خیریت سے مطلع کرے۔

(دوست محمد خاں ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی ڈاکخانہ کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر)

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ عرصہ سے دل کی مریضہ ہے اور دن بدن بیماری میں اضافہ ہو رہا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اشرف ناصر شاہد۔ قمری ہند)

اعلانات نکاح

۱- میرے لڑکے سید مقبول احمد اسسٹنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آئی کا نکاح مسماۃ حمیدہ خانم صاحبہ بنت عبدالشکور صاحب تاجر کتب گجرات سے مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے مسجد دارالرحمت غربی ربوہ میں ۱۲/۳/۲۰ کو بعد نماز فجر ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا

(میں تصدیق کرتا ہوں خاکسار محمد سعید
صدر دارالرحمت غربی غلہ منڈی)

۲- میرے لڑکے سید ظہور احمد بی۔ایس سی کا نکاح مسماۃ سلیمہ تسنیم صاحبہ بنت سید عبدالغفور صاحب مرحوم محلہ پورن نگر سیالکوٹ شہر سے مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز مغرب تین ہزار روپیہ حق مہر پر جامع مسجد کبوتراں والی سیالکوٹ شہر میں پڑھا۔

احباب جماعت عالیہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو جانبین کے لئے موجب برکات بنائے۔ آمین اللھم آمین

خاکسار ڈاکٹر عبدالستار شاہ پنشنر دارالرحمت غربی۔ربوہ ضلع جھنگ ۸/۴/۱۱

ان خوشبو اور مہک

جیسے ـــــــ تازہ پھول

نرگس۔ گلاب۔ موتیا۔ چنبیلی۔ رات کی رانی اور املی کی بہترین خوشبو

شائنو ہیر آئلز

میں دستیاب ہیں

خوبصورت پیکنگ۔ اعلیٰ کوالٹی دماغ کو ٹھنڈک اور راحت پہنچانے والے

یکے از مصنوعات شائنو

زیر سرپرستی

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنے کاروبار کے لئے چند تعلیم یافتہ، مخلص اور محنتی کارکنان کی جنہیں اکونٹس نیز کاروباری امور میں خاص مہارت ہو ضرورت ہے۔ خواہشمند احمدی احباب درخواستیں اپنے حلقہ کے صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ معہ قابلیت جلد بھجوائیں۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائیگی

م۔ الف۔ معرفت مینیجر روزنامہ الفضل

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں دو خالی اسامیوں کے لئے مناسب نوجوان فوری درخواست بھجوادیں

۱- ایک بی اے پاس اکاؤنٹنٹ گریڈ ۸۰-۵-۱۰۰ علاوہ ۲۵/- روپے گرانی الاؤنس۔ ۲- میٹرک پاس کلرک۔ انگریزی واردو خوشخط۔ ذہین محنتی تنخواہ ۴۰-۲-۵۰ علاوہ ۲۵/- روپیہ گرانی الاؤنس

(پرنسپل)

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قدیمی ـــ اولین ـــ شہرۂ آفاق

حب اٹھرا (اولاد حسن دی)

فی تولہ ایک روپیہ ۵۰ پیسے مکمل کورس گیارہ تولہ ۱۳/۷۵ روپے

نرینہ گولیاں

لڑکے پیدا ہونے کی دوائی مکمل کورس ۹/- روپے

حب جُند

ہسٹریا مالیخولیا کا علاج [illegible]

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

خوشخبری

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی نے دریا خان (ضلع میانوالی) سے اپنی سروس جاری کردی ہے، ڈیرہ اسماعیل خان، ہرنولی، قائدآباد، مٹھہ ٹوانہ کی جماعتیں اس سروس سے فائدہ اٹھائیں ہر سروس کا کنکشن ربوہ، لاہور کے ساتھ ملتا ہے۔

مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

کراچی کو مغربی پاکستان میں شامل کرنے کے لئے عنقریب اعلان کیا جائے گا

صوبائی گورنر کا اعلان: کراچی مغربی پاکستان سے الگ نہیں رہ سکتا

کراچی ۱۱ اپریل گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کل لاہور سے یہاں پہنچنے پر بتایا کہ کراچی کے مغربی پاکستان میں باضابطہ انضمام کے بارے میں ایک سرکاری اعلان عنقریب جاری کر دیا جائے گا گورنر نے کہا کہ کراچی مغربی پاکستان کا حصہ ہے اور یہ الگ نہیں رہ سکتا

گورنر نے بتایا کہ صدارتی کابینہ کراچی کے مغربی پاکستان میں رسمی انضمام کے بارے میں پہلے ہی فیصلہ کر چکی ہے اور اس سلسلے میں مجھے اور کراچی کے ایڈمنسٹریٹر کو احکام جاری کئے جا چکے ہیں ملک امیر محمد خان نے انکشاف کیا کہ اس سوال پر وزارت امور داخلہ سے بات چیت جاری ہے کہ آیا کراچی کو ڈویژنل کمشنر کے ماتحت ہونا چاہیئے یا ایڈمنسٹریٹر کے تحت کام کرنا چاہیئے اور کیا وہاں کوئی پولیس کمشنر ہونا چاہیئے یا انسپکٹر جنرل پولیس ہونا چاہیئے

گورنر نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا کہ کراچی کے خاص حالات کی وجہ سے وہاں ایک ڈپٹی گورنر ہونا چاہیئے آپ نے کہا "کیا ہمیں مملکت کے اندر کسی مملکت کی ضرورت ہے"

گورنر نے کہا "حالیہ بارشوں کا فصلوں پر اچھا اثر پڑے گا آپ نے یقین دلایا کہ گزشتہ موسم میں خشک سالی کی وجہ سے فصلوں کو جو نقصان پہنچا اور اناج کی جو قلت پیدا ہوئی اس کو پورا کرنے کے لئے درآمدی اناج بازار میں لایا جائے گا"

افریشیائی ملکوں کے اتحاد کی کانفرنس

بنڈونگ ۱۱ اپریل انڈونیشی صدر ڈاکٹر سکارنو نے کل یہاں ایشیائی ملکوں کے اتحاد کی چوتھی کانفرنس کا افتتاح کیا صدر سکارنو نے اپنی تقریر میں ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کی ایک کانفرنس فوری طور پر بلانے پر زور دیا افریشیائی ملکوں کے اتحاد کی اس چوتھی کانفرنس میں مختلف ملکوں کے نمائندے اور مبصر حصہ لے رہے ہیں اور اس میں دوسری چیزوں کے علاوہ لاؤس کے بحران الجزائر اور مغربی نیوگنی کے مسائل پر غور کیا جائے گا"

صوبائی ایبڈو ٹریبونل اسی ماہ ختم ہو جائے گا

لاہور ۱۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے سابق سیاسی لیڈروں کے خلاف انتخابی ادارں سے نااہلی کے حکم (ایبڈو) کے تحت مقرر شدہ صوبائی ٹریبونل ۳۰ اپریل ۶۱ء کو توڑ دیا جائے گا!

صوبائی ٹریبونل کے چیئرمین مسٹر جسٹس محمد شریف آج کل سابق گورنر میاں مشتاق احمد گرمانی، کالعدم پاکستان مسلم لیگ کے سابق صدر خان عبدالقیوم خان اور صوبائی سابق وزیر سردار محمد خان لغاری کے خلاف دائر شدہ مقدمات کے فیصلے لکھنے میں مصروف ہیں خیال ہے کہ ان تینوں فیصلوں پر مشتمل رپورٹیں ماہ رواں کے تیسرے ہفتہ میں صوبائی گورنر کے روبرو پیش کر دی جائیں گی۔ اور پھر ٹریبونل کا سارا کام ختم ہو جائے گا

مرکزی دفاتر کے اوقاتِ کار

کراچی ۱۱ اپریل۔ عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۵ اپریل سے ۱۵ ستمبر تک کراچی میں مرکزی حکومت کے دفاتر میں اوقات کار صبح ساڑھے سات بجے سے ڈیڑھ بجے تک اور جمعہ کے روز صبح ساڑھے سات بجے سے بارہ بجے تک ہوں گے راولپنڈی میں مرکزی دفاتر کے اوقات سات بجے سے ایک بجے تک اور جمعہ کے روز سات بجے سے بارہ بجے تک ہوں گے،

صدر ناصر مراکش جائیں گے

قاہرہ ۱۱ اپریل متحدہ عرب جمہوریہ کے حکام نے بتایا ہے کہ صدر ناصر اس سال کے آخر میں شاہ حسن کی دعوت پر مراکش جائیں گے خیال ہے صدر ناصر ستمبر میں مراکش جائیں گے پچھلے دنوں صدر ناصر کو شاہ حسن کا ایک پیغام موصول ہوا تھا جس میں انھیں مراکش آنے کی دعوت دی گئی تھی!

ولادت

مورخہ ۲۸/۳/۶۱ کو اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی جان چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی جماعت احمدیہ کوہ مری کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود چوہدری سلطان احمد صاحب آف اسمٰعیل گجرات حال بشیر آباد سٹیٹ کا پوتا اور چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو دین و دنیا میں کامیاب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴